روزنامہ
الفضل
ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FD-10 -FD
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 19 جولائی 2008ء 15 رجب 1429 ہجری 19 وفا 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 164

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں۔ایک بدظنی اور ایک غضب جبکہ افراط تک پہنچ جاویں۔ایک شخص کا حال سنا کہ وہ نماز پڑھا کرتا تھا کہ اول ابتدا جنون کی اس طرح سے شروع ہوئی کہ اسے نماز کی نیت کرنے میں شبہ پیدا ہونے لگا اور جب پیچھے اس امام کے کہا کرے تو امام کی طرف انگلی اٹھا دیا کرے۔پھر اس کی تسلی اس سے نہ ہوتی تو امام کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا کرے کہ "پیچھے اس امام کے" پھر اور ترقی ہوئی تو ایک دن امام کو دھکا دے کر کہا کہ "پیچھے اس امام کے"۔

پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 404)

چند روز سے جو مستورات میں وعظ کا سلسلہ جاری ہے ایک روز یہ ذکر آ گیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ۔اس کا کیا سر ہے تو یک دفعہ ہی میرے دل میں ڈالا گیا۔کہ اصول جرائم بھی سات ہی ہیں اور نیکیوں کے اصول بھی سات۔بہشت کا جو آٹھواں دروازہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کا دروازہ ہے۔

دوزخ کے سات دروازوں کے جو اصول جرائم سات ہیں ان میں سے ایک بدظنی ہے۔بدظنی کے ذریعہ بھی انسان ہلاک ہوتا ہے اور تمام باطل پرست بدظنی سے گمراہ ہوئے ہیں۔(ملفوظات جلد سوم ص 386)

ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔دیکھو بہت سے ابرار اخیار دنیا میں گزرے ہیں۔اگر وہ دنیا دار ہوتے تو ان کے گزارے ادنیٰ درجہ کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ۔مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا۔خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو۔جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ نہ صدقات۔بدظنی ایمان کے درخت کو نشوونما ہونے نہیں دیتی بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 64)

## گوشت نوچنے والے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

سفر معراج کے دوران میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جس کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اس سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں تو اس نے کہا یہ لوگ دوسروں کا گوشت نوچتے تھے اور ان کی عزت وآبرو سے کھیلتے تھے یعنی غیبت اور الزام تراشیاں کرتے تھے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الادب باب الغیبۃ حدیث نمبر:4235)

## یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

ایک یتیم نے ایک شخص پر ایک نخلستان کے متعلق دعویٰ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ رو پڑا آپ کو اس پر رحم آ گیا اور مدعا علیہ سے فرمایا کہ اس کو یہ نخلستان دے ڈالو۔خدا تم کو اس کے بدلے میں جنت میں نخلستان دے گا لیکن اس نے انکار کر دیا حضرت ابوالدحداح بھی موجود تھے انہوں نے اس سے کہا کہ تم میرے باغ کے عوض اپنے باغ کو بیچتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ جو نخلستان آپ یتیم کیلئے مانگتے تھے اگر میں دے دوں تو اس کے عوض مجھے جنت میں نخلستان ملے گا؟ ارشاد ہوا ہاں!

(اسوۂ صحابہ حصہ اول صفحہ 215)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

"پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں" (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

(مرسلہ: سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

## انٹرویو برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

مدرسۃ الظفر وقف جدید میں داخلہ کے لئے تحریری ٹیسٹ وانٹرویو مورخہ 17 راگست 2008ء کو بوقت 9 بجے صبح دفتر وقف جدید میں ہوگا۔داخلہ کے خواہش مند نوجوان جو ابھی تک درخواستیں نہیں بھجوا سکے وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب / امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد ناظم ارشاد وقف جدید کے نام ارسال کریں۔امیدواران انٹرویو سے دو روز قبل تک اپنی تعلیمی اسناد / سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی دفتر میں ضرور جمع کروا دیں۔تا کہ ان کا نام لسٹ میں شامل کیا جا سکے۔انٹرویو کے وقت اصل اسناد ہمراہ لائیں۔آمد ورفت کے اخراجات نیز انٹرویو میں کامیاب ہونے کی صورت میں میڈیکل کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنا ہوں گے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

مرتبہ: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

نمبر 6

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (حالات اور خدمات)

**سوال**: رسالہ مصباح کب اور کس کے تحت شائع ہونا شروع ہوا۔

**جواب**: 15 دسمبر 1926ء کو لجنہ اماء اللہ کے تحت۔

**سوال**: احمدی مستورات کے سالانہ جلسہ کا آغاز کب ہوا۔

**جواب**: دسمبر 1926ء میں۔

**سوال**: قادیان سے انگریزی اخبار ''سن رائز'' کب جاری ہوا۔

**جواب**: دسمبر 1926ء میں۔

**سوال**: حضور نے جامعہ احمدیہ کا افتتاح کب فرمایا۔

**جواب**: 20 مئی 1928ء کو۔

**سوال**: حضور کی تحریک پر ہندوستان میں پہلا یوم سیرت النبیؐ کب منایا گیا۔

**جواب**: 17 جون 1928ء کو۔

**سوال**: حضور نے پہلی دفعہ عربی اشعار کب اور کتنے کہے۔

**جواب**: جون 1928ء میں پہلی بار 45 کے قریب اشعار کہے۔

**سوال**: حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کی ولادت کب ہوئی۔

**جواب**: 18 دسمبر 1928ء کو۔

**سوال**: قادیان میں پہلی بار ریل گاڑی کب پہنچی۔

**جواب**: 19 دسمبر 1928ء کو۔ (حضور کثیر احباب سمیت امرتسر سے اس گاڑی پر قادیان تشریف لائے۔)

**سوال**: 28 دسمبر 1928ء کو حضور نے کس موضوع پر تقاریر کا سلسلہ شروع فرمایا۔

**جواب**: ''فضائل القرآن'' کے موضوع پر۔

**سوال**: 3 جنوری 1930ء کو مسلم لیگ کے کون سے لیڈر قادیان آئے۔

**جواب**: مشہور مسلم لیگی لیڈر مولانا شوکت علی۔

**سوال**: حضرت مصلح موعود کے بڑے بھائی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے کب احمدیت قبول کی۔

**جواب**: دسمبر 1930ء میں۔

**سوال**: حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا حق کب دیا۔

**جواب**: 1930ء میں۔

**سوال**: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنا دوسرا وطن کس جگہ کو قرار دیا۔

**جواب**: لاہور کو۔

**سوال**: پہلے برٹش احمدی قادیان کب تشریف لائے اور ان کا نام کیا تھا۔

**جواب**: 9 مئی 1931ء کو مسٹر عبداللہ سکاٹ پہلے برطانوی احمدی قادیان تشریف لائے۔

**سوال**: حضور کب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بنے۔

**جواب**: 25 جولائی 1931ء کو۔

**سوال**: حضور کی تحریک پر ہندوستان کے طول و عرض میں یوم کشمیر کب منایا گیا۔

**جواب**: 14/ اگست 1931ء کو۔

**سوال**: حضور نے قادیان میں مکان بنوانے کی تحریک کب فرمائی۔

**جواب**: جلسہ سالانہ 1931ء پر۔

**سوال**: حضور نے وائسرائے ہند کے نام کتاب کب لکھی اور کتاب کا نام کیا تھا۔

**جواب**: 1931ء میں ''تحفہ لارڈ ارون''۔

**سوال**: احمدیت کے سب سے پہلے انگریز واقف زندگی کون تھا۔

**جواب**: جان برین آرچرڈ۔ حضرت مصلح موعود نے ان کا نام بشیر احمد آرچرڈ رکھا۔

**سوال**: یورپ کے پہلے احمدی شہید کون تھے۔ ان کو کہاں شہید کیا گیا۔

**جواب**: شریف دوتسا صاحب۔ البانیہ میں۔

**سوال**: حضور کی تحریک پر ہندوستان کے طول و عرض میں پہلا یوم دعوت الی اللہ کب منایا گیا۔

**جواب**: 8/ اکتوبر 1932ء کو۔

---

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر

## 42واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ 2008ء

25، 26، 27 جولائی بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ برطانیہ کا 42واں جلسہ سالانہ مورخہ 25، 26، 27 جولائی 2008ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

### جمعۃ المبارک 25 جولائی 2008ء

| | | |
|---|---|---|
| 6:00 | بجے سہ پہر | **خطبہ جمعہ براہ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ** |
| 9:25 | بجے رات | **پرچم کشائی** |
| 9:30 | بجے رات | تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم |

**افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**

### ہفتہ 26 جولائی 2008ء

| | | |
|---|---|---|
| 3:00 | بجے دوپہر | تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم |
| 3:20 | بجے دوپہر | تقریر انگریزی۔ عصر حاضر میں خلافت کی اہمیت (مکرم راویل بخارائف صاحب) |
| 3:50 | بجے دوپہر | تقریر اردو۔ خلافت احمدیہ اور خدمت قرآن (مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب) |
| 4:30 | بجے سہ پہر | تقریر انگریزی۔ خلافت راشدہ (مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد) |
| 5:00 | بجے سہ پہر | **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب** |
| 8:30 | بجے شام | معزز مہمانوں کے مختصر خطابات |
| 9:00 | بجے رات | تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم |

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے روز کا خطاب**

### اتوار 27 جولائی 2008ء

| | | |
|---|---|---|
| 3:00 | بجے دوپہر | تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم |
| 3:20 | بجے دوپہر | تقریر اردو۔ برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریاں (مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب) |
| 3:50 | بجے سہ پہر | اردو نظم |
| 4:00 | بجے سہ پہر | تقریر انگریزی۔ خلافت احمدیہ کے سو سال (مکرم رفیق احمد حیات صاحب) |
| 4:30 | بجے سہ پہر | اردو نظم |
| 4:40 | بجے سہ پہر | معزز مہمانوں کے مختصر خطابات |
| 5:10 | بجے سہ پہر | تقریر اردو۔ نظام خلافت کی اہمیت (مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب) |
| 6:10 | بجے سہ پہر | **عالمی بیعت** |
| 8:30 | بجے شام | معزز مہمانوں کے مختصر خطابات |
| 9:00 | بجے رات | تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم |

**اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم فضل الرحمٰن عامر صاحب

# میری پیاری امی جان مکرمہ نسیمہ رحمٰن دہلوی صاحبہ

میری پیاری امی جان مکرمہ نسیمہ رحمٰن دہلوی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی تقریباً ڈھائی سال بیمار رہنے کے بعد 24 نومبر 2007ء کو یارک سنٹرل ہسپتال رچمنڈ ہل کینیڈا میں اپنے پیارے خدا کے حضور حاضر ہوگئیں۔ والدہ صاحبہ میرے بڑے بھائی مکرم نسیم الرحمٰن صاحب کی اچانک وفات کے بعد Alzheimer کا شکار ہوئیں اور پھر یہ بیماری بڑھتی ہی چلی گئی۔

امی جان نے تقریباً 16 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اور ہندوستان کے دور دراز علاقے سے تن تنہا قادیان کا سفر اکیلے احمدیت قبول کرنے کے واسطے اختیار کیا۔ جب کہ آپ کو قطعی علم نہیں تھا کہ قادیان کدھر ہے بس تن تنہا انتہائی کم عمری میں احمدیت کا پھل کھانے کے لئے گھر سے نکل پڑیں۔

ہم پانچ بہن بھائیوں کی نہایت ہی احسن رنگ میں تربیت فرمائی بچپن ہی سے ہم سب بہن بھائیوں کو نماز روزے کی عادت ڈالی اور ہمیشہ فرماتی تھیں کہ اگر رزق میں برکت چاہتے ہو تو چندے باقاعدگی سے باشرح ادا کیا کرو۔ صاحب رویاء اور کشوف بزرگ تھیں جب بھی ہم پر کوئی براوقت آنے والا ہوتا تو پہلے سے بتادیتیں کہ فوراً صدقہ دے دو اور کئی دفعہ ایسا ہوا کہ صدقہ دینے کی وجہ سے ہم بڑی بڑی مشکلات اور پریشانیوں سے بچ گئے۔

متعدد مرتبہ اس چیز کا اظہار کیا کہ میں نے خداتعالیٰ کی تجلی دیکھی ہے۔ فرماتی تھیں کہ ایک دفعہ راولپنڈی میں بڑی تیز بارش ہو رہی تھی۔ میں برآمدے میں چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی۔ مغرب کا وقت تھا اور گہرے بادلوں کی وجہ سے سخت گہرا اندھیرا ہوگیا تھا اچانک کیا دیکھتی ہوں کہ آسمان سے لے کر زمین تک سفید نور کی چادر بچھی ہوئی ہے اور اس میں موٹے موٹے حروف میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھا ہوا ہے اور اچانک اس نور کی وجہ سے خوب روشنی ہوگئی ہے اور بڑے زور سے آواز آتی ہے کہ یہ خداتعالیٰ کی تجلی ظاہر ہورہی ہے دعا کرلو۔ فرماتی ہیں کہ دہلوی صاحب گھر میں نہیں تھے بچے بہت چھوٹے تھے اور یہ بڑی گرجدار مردانہ آواز تھی جب کہ گھر میں کوئی اور مرد بھی نہیں تھا۔ فرماتی تھیں کہ میں نے فوراً خداتعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے خداتعالیٰ مجھے اور میری اولاد کو نیک خادم دین اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والا بنا۔ تھوڑی ہی دیر میں یہ خداتعالیٰ کی تجلی غائب ہوگئی۔

حضرت مسیح موعود کے الہام آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے کے توسط سے فرماتی تھیں کہ جب 1958ء میں تمہارے ابا جان آرمی سے ریٹائر ہوکر مستقل پوری فیملی کو لے کر ربوہ منتقل ہو گئے تو انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ دہلوی صاحب دفتر گئے ہوئے تھے اور تم چاروں بہن بھائی کمرے میں کھیل رہے تھے (اس وقت سب سے چھوٹا بھائی معیز ابھی پیدا نہیں ہوا تھا) کہ اچانک بہت زور سے بجلی کڑکی اور میں نے دیکھا کہ آگ کا ایک گولہ کمرے کی پچھلی کھڑکی سے کمرے میں داخل ہوا جہاں تم چاروں کھیل رہے تھے اور تم چاروں کو چھوتا ہوا سامنے والی کھڑکی سے باہر نکل گیا۔ ہمارے گھر کے سامنے پکی سڑک کے ساتھ پہاڑیاں ہیں وہ آگ کا گولہ ان سے ٹکرا کر پھٹ گیا کمرے میں بالوں کے جلنے کی بو پھیل گئی تھی میں نے بھاگ کر تم چاروں کو دیکھا تو تمہارے سب سے بڑے بھائی کے سر کے بال کچھ جل گئے تھے اور باقی تم تینوں کو کسی قسم کی گزند تک نہ پہنچی تھی۔ خاکسار اس واقعے کا عینی شاہد ہے میری عمر اس وقت تقریباً سات سال تھی اور مجھے یہ واقعہ بالکل اس طرح یاد ہے جیسے کہ کل کی بات ہو۔

خداتعالیٰ نے پیاری امی جان کو جماعت کی خدمت کا بھی کافی موقعہ فراہم کیا آپ نے کوئٹہ، راولپنڈی اور ربوہ میں مختلف حیثیتوں سے جماعت کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی۔

خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ سے پیار محبت کا تعلق تھا۔ جب بھی حضرت اماں جان اور حضرت سیدہ ام طاہر کا ذکر کرتیں بڑے پیار محبت اور ادب کے رنگ میں اور ان بزرگ ہستیوں کو یاد کر کے آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے دعا کروانے کا آپ کو بہت شوق تھا اور آپ ہم بہن بھائیوں کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاتی تھیں آپ کی وجہ سے اس عاجز کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دیکھنے اور ان سے مصافحہ کرنے کا بھی موقع ملا جو میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے اور ہمیشہ یادگار رہے گا۔

## قبول احمدیت کا واقعہ

محترمہ والدہ صاحبہ بتایا کرتی تھیں میرے والد صاحب کے جدامجد اٹاوہ، یوپی کے رہنے والے تھے جو ترک وطن کر کے اناؤ، یوپی میں آباد ہوگئے تھے۔ یہ لکھنؤ اور کانپور کے درمیان ہے۔ ہمارے جدامجد راجہ داہر کے خاندان سے تھے جنہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ پتہ نہیں کس مناسبت سے خان زادے کہلاتے تھے۔ ہمارے محلے کا نام بھی محلّہ خان زادہ ہے اور آج تک ڈاک وغیرہ اسی پتہ پر جاتی ہے۔

ہمارے جدامجد وہاں کے رئیس تھے اور یہ لوگ حسب ونسب وغیرہ میں باقی ساری آبادی سے اعلیٰ سمجھے جاتے تھے اور کافی اثر ورسوخ کے مالک تھے۔

چونکہ ہندو مسلم دونوں آبادیاں ملی جلی تھیں اس وجہ سے جب ہندو ہمارے محلّہ سے بارات یا کسی اور موقعہ پر بینڈ باجے بجاتے ہوئے نکلتے اور ہماری بیت الذکر کے سامنے سے گزرتے تو احتراماً باجا بجانا بند کردیتے تھے، خاص طور پر نماز کے وقت احترام روا رکھتے۔

میرے والد صاحب سخت طبیعت کے مالک تھے۔ سارا محلّہ ان سے ڈرتا تھا۔ میری والدہ صاحبہ پٹنہ شہر، بہار کی رہنے والی تھیں اور وہابی عقیدہ رکھتی تھیں۔ نماز روزہ کی پابند، مخیّر و نیک خاتون تھیں۔ گو میں غیر احمدی گھرانے میں پیدا ہوئی مگر ہمارے گھر میں میری والدہ کی وجہ سے کوئی شرک و بدعت کی بات نہ تھی۔ نذر نیاز کا کھانا، عاشورہ محرم کا دیکھنا سب منع تھا۔

میں آٹھ سال کی عمر سے پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھتی تھی۔ رمضان المبارک کا روزہ پانچ سال کی عمر میں پہلی مرتبہ رکھا اور نو سال کی عمر سے سارے روزے رکھنے شروع کردیئے۔ بلاناغہ قرآن شریف کی تلاوت کرتی۔ پردے کا یہ عالم تھا کہ جب نو سال کی ہوئی تو والد صاحب کے حکم کے مطابق باقاعدہ پردہ شروع کردیا۔ خاندان میں ہم چار ہم عمر لڑکیاں تھیں۔ دو میرے پھوپھا زاد بھائی کی بیٹیاں، ایک میری بہن اور ایک میں۔ میری عمر ان تینوں سے کم تھی۔ ایک رشتہ دار کی شادی ہونے والی تھی۔ ہم چاروں نے صلاح کی کہ شادی ہونے کے بعد پردہ شروع کریں گے اور والد صاحب سے باقاعدہ اجازت لی کہ یہ شادی ہوجانے کے بعد پردہ شروع کریں گے۔ ایک ماہ بعد جب شادی ہوگئی تو ہم نے پردہ شروع کردیا۔

میرے پھوپھی زاد بھائی ممتاز علی خاں صاحب احمدی ہوگئے تھے۔ انہوں نے احمدیت اپنے بڑے بھائی کے ذریعے قبول کی تھی۔ یہ چار بھائی تھے۔ ان میں سے تین احمدی ہوگئے، بعد میں میری پھوپھی نے بھی بیعت کرلی تھی۔ یہ شعر بھی کہتے تھے۔ چونکہ میرے بھائی ممتاز علی خان صاحب کی چھوٹی بیٹی میری ہم عمر تھیں اور میرا ان کے پاس ہر وقت کا آنا جانا تھا ہم دونوں میں بہت پیار و محبت تھی، خداتعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ یہ عین عالم جوانی میں فوت ہوگئیں۔ میرے اور ان کے گھر میں اندر سے راستہ بھی تھا اس وجہ سے اور بھی میل جول میں آسانی تھی۔ ان کے گھر میں الفضل، بدر، مصباح، اور احمدیت کی دیگر کتب وغیرہ ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ مربی صاحبان کا آنا جانا بھی تھا۔ میرے بھائی تاجر پیشہ اچھے متمول تھے۔ لکھنؤ سے جو بھی مربی آتے تھے ان کو ضرور میرے بھائی اپنے یہاں اناؤ میں بلواتے اور جلسہ کرواتے۔

مجھے یاد نہیں کہ کب مجھے پہلی مرتبہ احمدیت کا علم ہوا۔ غرض بچپن سے دل میں احمدیت کی تعلیم راسخ ہوتی گئی اور یہ تناور درخت بن گیا۔

جب میں چودہ سال کی تھی اخبار ''الفضل'' قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کی سلور جوبلی کے بارہ میں مضمون شائع ہونے لگے۔ جوں جوں جلسہ قریب آتا گیا جوبلی کی دھوم مچ گئی۔ جوبلی کے بارہ میں مضمون پڑھ پڑھ کر شدت سے میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی قادیان جاؤں اور جوبلی میں شامل ہوں۔ اس بات کا تذکرہ میں نے اپنے بھائی سے کیا مگر آپ نے کہا کہ اگر باوا کو پتہ چلا کہ تم قادیان جانے کا ارادہ رکھتی ہو تو سخت ناراض ہوں گے، میں خاموش ہوگئی۔ سب گھر والے والد صاحب کو باوا کہتے تھے۔ میرے دل میں ایک آگ سی لگی تھی کہ میں جوبلی میں ضرور شامل ہوں، رورو کر رات کو دعائیں کرتی۔ بالآخر دسمبر کی وہ تاریخ بھی آگئی جب بھائی نے قادیان جوبلی میں شمولیت کرنے لکھنؤ کی جماعت کے ساتھ جانا تھا۔

21 دسمبر کی رات دوبارہ بھائی سے کہا کہ وہ مجھے بھی اپنے ہمراہ قادیان لیتے چلیں مگر وہ کہنے لگے کہ باوا تمہارے ساتھ ساتھ مجھ پر بھی سخت ناراض ہوں گے، تم مجھے بیعت کا خط لکھ کر دے دو میں تمہاری بیعت کروا دوں گا۔ میں نے خط تو ان کو لکھ کر دے دیا مگر گھر آ کر خوب روئی اور چپکے سے روانگی کی تجاویز سوچنے لگی۔

ایک رات دو دن میں، میں نے اپنے ارادوں کو مکمل کرلیا۔ اپنی ایک سہیلی کو راز دار بنایا اور اس کی مدد سے گھر سے چھپ کر اس کے گھر آئی اور اس کے گھر سے وہ، میں اور اس کا بھائی ہم تینوں لکھنؤ پہنچے۔ لکھنؤ سے ہوڑہ ایکسپریس امرتسر کے لئے چھوٹ چکی تھی۔ پسنجر ٹرین پر میری سہیلی کے بھائی نے لاہور کا ٹکٹ لے کر مجھے بٹھا دیا۔ گاڑی چھوٹنے کے بعد دونوں بہن بھائی واپس چلے گئے۔ مجھے یہ بھی علم نہیں تھا کہ قادیان جانے کے لئے لاہور جانے کی ضرورت نہیں ہے سخت گھبراہٹ اور پریشانی کا عالم، تنہا اتنا لمبا سفر، والدین کی جدائی سے بڑھ کر ان کی ناراضگی کی فکر، ہمارے ہاں تو لڑکی کو اکیلے باہر کسی رشتہ دار کے گھر بھی نہیں جانے دیتے تھے نہ کہ ان کی جوان لڑکی اتنا لمبا سفر تنہا کرے مگر یہاں تو عالم ہی کچھ اور تھا، کسی بات کا غم نہ فکر، اگر کچھ غم اور پریشانی تھی اس بات کی کہ آج 26 دسمبر ہوگئی ہے جلسہ شروع ہوگیا ہوگا میں کب اور کس طرح قادیان پہنچوں گی۔ دعائیں کررہی تھی کہ اتنے میں گاڑی تبدیل کرنی پڑی۔ میں عدم واقفیت اور گھبراہٹ کے عالم میں مردانہ ڈبے میں سوار ہوگئی۔ تقسیم سے قبل ہندو مسلمان اکٹھے تھے اس وجہ سے ہندو عورتیں مردانہ ڈبے میں بیٹھی تھیں۔ باہر سے ایک عورت نظر آئی میں سمجھی یہ زنانہ ڈبہ ہے سوار ہوگئی گاڑی چل پڑی تو مجھے پتہ چلا کہ یہ زنانہ ڈبہ نہیں مردانہ ڈبہ ہے۔

آج میرے سفر کا تیسرا دن تھا۔ پسنجر ٹرین کی وجہ سے زیادہ وقت لگا۔ جوں جوں قادیان قریب آرہا تھا پریشانی اور گھبراہٹ بڑھ رہی تھی۔ اتنا بڑا قدم جو میں نے اٹھالیا تھا لیکن انجام کا کچھ علم نہیں تھا۔ تقریباً عصر کا وقت تھا، نماز پڑھی اور خوب رو رو کر دعائیں مانگیں۔ ایک ہندو عورت جو لیٹی ہوئی تھی کے پاس گئی کہ ذرا سی

جگہ مجھے بھی دے دے۔ نماز نیچے فرش پر پڑھی تھی۔ وہ عورت جگہ تو کیا دیتی الٹا لڑنے لگی۔ سامنے کی سیٹ پر ایک بزرگ باریش بیٹھے تھے کہنے لگے کہ تمہیں نماز پڑھتے دیکھ کر مجھے بہت رشک ہوا، تم کہاں جا رہی ہو، میں بہت جوش سے بولی قادیان جا رہی ہوں جہاں ہمارا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے۔ یہ بزرگ ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب کوئٹہ والوں کے چھوٹے بھائی رحیم اللہ خان صاحب تھے جو کسی وجہ سے لیٹ ہو گئے تھے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ قدرت نے ان کو میری وجہ سے لیٹ کیا تھا۔ کہنے لگے کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ میں بولی کوئی نہیں۔ کہنے لگے کہ سٹیشن پر کوئی لینے آئے گا؟ میں بولی نہیں۔ کہنے لگے وہاں کہاں ٹھہرو گی؟ میں خاموش رہی۔ پھر سچ سچ ساری کیفیت ان کو سنا دی کہ میرے والدین غیر احمدی ہیں، والد صاحب احمدیت کے سخت مخالف ہیں اور میں پوشیدہ طور پر سے تنہا قادیان چل پڑی ہوں۔ وہ سخت حیرت زدہ ہوئے۔ کہنے لگے کہ ٹکٹ ہے؟ میں نے ٹکٹ نکال کر انہیں دکھایا تو کہنے لگے کہ یہ ٹکٹ تو لاہور کا ہے، کیا تم پہلے لاہور جاؤ گی؟ میں بولی نہیں میں تو قادیان جوبلی کا جلسہ دیکھنے اور احمدیت قبول کرنے جا رہی ہوں، میرا لاہور سے کیا واسطہ۔ کہنے لگے مگر یہ ٹکٹ تو لاہور کا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے پتہ نہیں تھا۔ کہنے لگے قادیان جانے کے لئے امرتسر جاتے ہیں وہاں سے بٹالہ اور قادیان کے لئے گاڑی بدلتے ہیں۔

امرتسر آنے پر رحیم اللہ خان صاحب اور میں اتر پڑے۔ انہوں نے دوسرا ٹکٹ میرے لئے لیا اور ہم دونوں دوسری گاڑی میں بیٹھے۔ بٹالہ پہنچ کر گاڑی پھر بدلی قادیان جانے کے لئے اب ہم جس ڈبے میں بیٹھے اس میں ہم صرف تین فرد تھے۔ ایک میں، ایک میرے محسن بزرگ اور تیسرے ایک نوجوان۔ رات کو ہم قادیان پہنچے اور میرے محسن بزرگ جہاں خود ٹھہرے تھے ڈاکٹر صاحب کے یہاں وہاں مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کی بیوی اور بیٹیوں نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا بلکہ بہت خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ کھانا اور چائے وغیرہ کے بعد جہاں سب لڑکیوں کے سونے کا انتظام تھا وہاں میرے لئے بھی سونے کا بندوبست کر دیا گیا۔ الحمدللہ میں قادیان بخیریت پہنچ گئی۔ تین روز کی بھوکی پیاسی تھکی ہاری اور بے آرامی فوراً ہی نماز عشاء و نوافل پڑھ کر سو گئی۔

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر جب سب جلسہ گاہ جانے لگے تو ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ صاحبہ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے گئیں اور جلسہ گاہ لے جا کر سٹیج پر مجھے حضرت سیدہ ام طاہر کے حوالے کر دیا یہ کہتے ہوئے کہ یہ لڑکی اپنے والدین سے چھپ کر لکھنؤ سے احمدی ہونے اور جلسہ جوبلی دیکھنے آئی ہے۔ حضرت آپا جان نے خدا تعالیٰ ان پر ہزار ہا ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل کرے، مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور بہت پیار و محبت سے میرے سب حالات پوچھے۔ جب میں نے بتایا کہ میرے پھوپھی زاد بھائی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں تو کہنے لگیں کہ تم ان سے ملو گی میں اعلان کروا کر بلوائے دیتی ہوں۔ میں نے جلدی سے کہہ دیا کہ ابھی نہیں ملوں گی۔ میں دن بھر سٹیج پر جلسہ کی کارروائی سنتی رہی، دوپہر کا کھانا بھی وہیں کھایا اور رات کو جب جلسہ ختم ہوا تو حضرت آپا جان نے صاحبزادیوں کے ساتھ مجھے گھر بھیج دیا کیونکہ لجنہ اماء اللہ کا جھنڈا لہرانا تھا اس کے لئے پول دیکھنے چلی گئیں۔ ہم سب کار میں گھر آئے۔ صاحبزادیاں جلدی سے اتر کر نظر سے اوجھل ہو گئیں۔ میرا خیال تھا کہ سامنے سیڑھیوں پر گئی ہیں میں بھی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر پہنچی تو دیکھا کہ مرد نماز پڑھ کر سلام پھیر رہے ہیں، میں گھبرا کر جلدی جلدی اترنے لگی اور ڈری کہ اب کیا ہو گا اور کس طرح گھر پہنچوں گی کہ سامنے سے ایک بچہ آتا نظر آیا۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے حضرت سیدہ ام طاہر کے گھر پہنچا دو۔ وہ کہنے لگے کہ اچھا اور مجھے دوسرے زینہ سے حضرت آپا جان کے گھر لے آئے۔ خداوند تعالیٰ نے میری گھبراہٹ و پریشانی کو دور کیا اور میری جان میں جان آئی۔ یہ بچے حضرت میاں طاہر احمد صاحب تھے جو کہ اس وقت نو یا دس سال کے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت آپا جان بھی تشریف لے آئیں۔ میں آپ کے کمرے میں تھی۔ گھر اوپر نیچے مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت آپا جان کی طرف جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تشریف لائے اور صحن میں صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کے ساتھ ٹہل رہے تھے تو حضرت آپا جان نے میری ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے کروائی رات کو کھانے کے بعد حضرت آپا جان نے مجھے اپنی ملازمہ کے ہمراہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے گھر چوبارے پر بھیجا کہ یہ رات کو آپ کے ہاں رہے گی کیونکہ ادھر مہمان بہت ہیں۔ رات ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے گھر ان کی بیٹی سلیمہ بیگم اور دو تین مہمان لڑکیوں کے ساتھ سوئی۔ تقریباً رات کے گیارہ بجے میرے سینہ میں شدید درد اٹھا۔ سلیمہ بیگم صاحبہ نیچے ڈاکٹر صاحب کے پاس گئیں اور مالش کا تیل و دوا لے کر آئیں۔ ایک مہمان خاتون جن کا نام یاد نہیں نے مجھے مالش کی اور سلیمہ بیگم نے مجھے دوا کھلائی۔ مالش کرتے ہوئے مہمان خاتون نے دوسری خاتون سے کہا کہ بے چاری جلسہ دیکھنے آئی ہے کہیں اس کا جلسہ نہ رہ جائے۔ یہ بات انہوں نے مجھ سے پوشیدہ کہی تھی لیکن میں نے سن لی۔ میں ہنس پڑی اور کہا انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤں گی اور جلسہ دیکھوں گی۔ دوسرے روز صبح ڈاکٹر صاحب کی بیگم صاحبہ مجھے حضرت آپا جان کے پاس لے گئیں۔ سب جلسہ پر گئے لیکن میں نہیں گئی کیونکہ ابھی درد کی کسک باقی تھی۔ تقریباً گیارہ بجے جب میری طبیعت ٹھیک ہوئی۔ میں نے حضرت میاں طاہر احمد صاحب سے جو اس وقت گھر پر موجود تھے ڈاک کے دو لفافے منگوائے۔ ایک لفافہ گھر اور ایک اپنی سہیلی کو لکھا۔ دونوں لفافے حضرت صاحبزادہ صاحب کو دیئے کہ پوسٹ کر دیں۔ خدا کے فضل سے تیسرے روز جلسہ پر گئی اور دعا میں شامل ہوئی۔

ایک ہفتہ کے بعد میری والدہ کا خط آیا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ جب تک تمہارا خط نہیں ملا تھا ہم سب بہت پریشان تھے۔

قادیان آنے کے بعد احمدیت جیسی نعمت مجھ کو مل گئی جو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے کسی طرح کم نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کی موت سے بچا لیا اور میرے سینے کو نور ایمان سے منور کر دیا خداوند پاک نے بے انتہا معجزات مجھے دکھائے اور کتنے ہی امور سے قبل از وقت عاجزہ کو نوازا۔ بارہا مجھ پر معاصی کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا کیا۔ یہ سب مامور زمانہ اور خلافت کی برکتیں تھیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مامور کے زمانے میں سعید روحوں پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

خداوند پاک نے اس وقت سے لے کر آج تک جیسا مجھ عاجزہ سے سلوک فرمایا ہے وہ علیحدہ ایک مضمون ہے۔

دیار مسیح میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے گھر رہتی تھی۔ حضرت آپا جان میرا ہر طرح کا خیال فرماتیں۔ کھانا پینا وقت پر، کبھی مجھے پردیس وغیریت کا احساس نہیں ہونے دیا۔ آپا اقبال بیگم لاہوری جو حضرت آپا جان کی سہیلی تھیں مجھ سے کمال محبت سے پیش آتیں۔ مجھ کو پہلے روز ہی استانی مریم صاحبہ سے ملایا۔ دوسرے روز حضرت اماں جان کے پاس لے گئیں۔

جوبلی کا جلسہ ختم ہونے کے بعد کئی بزرگ حضرات سے ملنے آئے۔ حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، حضرت علامہ حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری، نیز کانپور کے امیر جماعت احمدیہ سراج الدین صاحب اور بہت سے بزرگ تشریف لائے جنہیں میں جانتی بھی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

ان سب حضرات نے مجھ سے پتہ لے کر میرے والد صاحب کو مبارکباد کے خطوط لکھے۔ نیز لکھا کہ وہ اپنی بیٹی کو قادیان رہنے دیں تا یہ یہاں دین سیکھ لے۔ میرے والد صاحب مجھے لینے آئے کہ ابھی میں اسے اپنے گھر لے جاؤں گا تاکہ وہاں لوگوں کو یقین آ جائے کہ یہ قادیان احمدی ہونے گئی تھی۔ قادیان سے واپسی کے وقت حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن نے میرے والد صاحب سے قول لیا کہ وہ لڑکی کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیں گے اور جلد ہی اسے میرے پاس علم دین سیکھنے واپس بھیج دیں گے۔ والد صاحب نے وعدہ کیا اور نبھایا۔

والد صاحب جب مجھے لینے قادیان آئے تو لنگر خانہ میں مقیم تھے مگر ناشتہ اور کھانا وغیرہ آپا اقبال بیگم صاحبہ کے گھر کھاتے تھے اور زیادہ وقت وہیں پر گزارتے تھے حضور پر نور کے فرمان کے بموجب آپ کو سارے قادیان کی سیر کرائی گئی۔ دفاتر بہشتی مقبرہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ وغیرہ دکھانے لے گئے۔ تمام بزرگان دین سے بھی ملاقات کروائی گئی۔ یہاں کے حسن انتظام اور پنجوقتہ باجماعت نماز کی پابندی سے آپ بہت خوش ہوئے۔ جب آپ مجھے لے کر جانے لگے تو اہل قادیان سٹیشن پر جمع ہو کر اجتماعی دعاؤں کے ساتھ مجھے رخصت کیا اس حال میں کہ میرے محسنوں کے بھی آنسو رواں تھے۔ اور میرا بھی رو رو کر برا حال تھا۔ بہت سی بہنوں اور بھائیوں نے بیش قیمت تحائف سے اس عاجزہ کو نوازا جن میں بعض تحائف تو بہت ہی انمول تھے اور جو میرے پاس آج بھی محفوظ ہیں جیسے حضرت اقدس مسیح موعود کے ریش مبارک کے بال، آپ کے اور خلفائے کرام کی کتب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا میز پوش وغیرہ۔

یوں تو قادیان کی ہر خاتون جو بھی مجھ سے ملتیں بہت اچھی طرح محبت سے پیش آتی تھیں مگر چند بزرگ ہستیاں ہمیشہ نہایت شفقت و محبت سے پیش آتی تھیں جن کا ذکر کرنا میں یہاں بہت ضروری سمجھتی ہوں۔

سرفہرست آپا جان حضرت ام طاہر احمد صاحبہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب، حضرت علامہ حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری، حضرت ذوالفقار علی خان صاحب، حضرت پیر منظور محمد صاحب، حافظ شفیق احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ، صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ، صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ، صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ، صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ۔ یہ اس وقت چھوٹی سی تھیں لیکن میری ملاقات حضور سے اکثر کراتی تھیں۔ سیدہ رفعت صاحبہ، سیدہ فضیلت صاحبہ، آپا اقبال بیگم صاحبہ، استانی مریم صاحبہ اور ان کی ہمشیرہ صاحبہ، سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جن کے فرمان کے موجب مجھے قادیان میں کسی طرح کی تکلیف نہیں ہونے پائی۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جنہوں نے میری ہر ممکن مدد فرمائی۔ غرض وہ تمام ہستیاں جنہوں نے کسی رنگ میں بھی میرے ساتھ احسان کیا ہے ان کو اپنی جناب سے اجر عطا فرمائے۔

آج جبکہ ان واقعات کو ساٹھ سال سے زائد عرصہ گزر گیا ہے آج تک میں ان سب کے لئے دعائیں کرتی ہوں خداوند پاک قبول فرمائے اور تا ابد ان سب پر اپنا فضل فرماتا چلا جائے۔ آمین

آخر میں تمام احباب جماعت سے درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور میرے والد صاحب کو جو نہایت ضعیف اور کمزور ہیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت دے اور انہیں صحت و سلامتی والی عمر عطا کرے۔ آمین

☆☆☆

مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ

# جاپان میں زلزلہ سے متاثرہ افراد کے لئے کھانے کا کیمپ

## ایک ہزار افراد کے لئے Humanity First کی خدمات

16 جولائی 2007ء کو جاپان میں زلزلہ آیا۔ جاپان کے صوبہ Niigata (نی گاٹا) میں واقع شہر کھانشی وازاکی (Khashiwzaki) سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ اسی شہر میں دنیا کا سب سے بڑا نیوکلیئر پاور پلانٹ بھی نصب ہے جو متاثر ہوا۔

نی گاتا کے میئر نے 19۔ اگست 2007ء کو ایک خاص پروگرام تشکیل دیا۔ جس کا مقصد بچوں اور لوگوں کو تفریح مہیا کرنا تھا کیونکہ وہ زلزلہ سے شدید متاثر ہوئے تھے۔ چنانچہ اس پروگرام میں شمولیت کیلئے صدر جماعت احمدیہ جاپان سے رابطہ کیا اور ایک ہزار افراد کو کھانا پیش کرنے کا پروگرام دیا۔ جماعت احمدیہ نے ہیومینیٹی فرسٹ کے نام سے کیمپ لگانے کا فیصلہ کیا اور ساتھ ہی چائے کا انتظام بھی کرلیا۔ اس پروگرام کیلئے تقریباً 120 کلوگرام مرغی کا سالن تیار کیا گیا۔ سخت گرمی میں مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب ضیافت نے نہایت محنت سے اس کام کو سرانجام دیا۔ ان کے ساتھ کچھ دوستوں نے بھی اس کام کو سرانجام دینے میں ان کی مدد کی۔ سالن تیار ہونے پر اسے فریز کر کے کھاشی وازاکی پہنچایا گیا۔ چاول پروگرام کی انتظامیہ نے مہیا کئے تھے۔

مورخہ 18۔ اگست 2007ء کو گیارہ بجے صبح قافلہ جو 15۔ افراد پر مشتمل تھا مکرم نیشنل صدر صاحب کی معیت میں دعا کے ساتھ ناگویا سے کھاشی وازاکی کیلئے روانہ ہوا۔ تمام احباب شام پانچ بجے کے قریب بخیریت کھاشی وزاکی پہنچ گئے۔ یہ سفر زیادہ تر پہاڑی راستوں پر مشتمل ہے سرسبز پہاڑوں کے درمیان سفر طبیعت پر اچھا اثر ڈالتا رہا۔ کہیں کہیں سمندر بھی دائیں بائیں سے جھانک کر نیلی صورت دکھاتا تھا۔

کھاشی وازاکی میں قیام ایک سرکاری عمارت میں ہوا جہاں بالائی منزل پر زلزلہ کے متاثرین میں سے کچھ کا ابھی تک قیام تھا۔

اسی عمارت کی ملحقہ گراؤنڈ میں اگلے روز پروگرام تھا مغرب سے قبل ہم نے اس گراؤنڈ میں اپنے سٹال کی جگہ ملاحظہ کی اور اگلے روز کیلئے کچھ تیاری بھی کی جس میں سالن گرم کرنے کے لئے چولہے اور ان برتنوں کی صفائی جن میں سالن گرم کیا جانا تھا۔ احباب جماعت کو یہ فکر تھی کہ اگر پروگرام کی انتظامیہ کے پاس بڑے برتن موجود نہ ہوئے تو پھر سالن کو گرم کرنے اور تقسیم کرنے میں کسی قدر مشکل کا سامنا ہوسکتا ہے لیکن احباب جماعت کی فکر ایک خوشگوار حیرت میں تبدیل ہو گئی جب یہ دیکھا کہ سالن گرم کرنے کا بہترین انتظام موجود ہے۔

مٹی کے تیل کے چولہے تھے جن پر ایک بڑا دیگچہ رکھا ہوا تھا جس میں 120 افراد کا کھانا پک سکتا ہے۔ ایسے تین چولہے انہوں نے جماعت کے کیمپ کیلئے مہیا کئے تھے یہ دیگچے چولہے سے علیحدہ بھی ہوسکتے تھے۔

ان چولہوں کی خاص بات یہ تھی کہ مٹی کے تیل سے چلنے والے یہ چولہے گیس سے چلنے والے چولہوں کی طاقت رکھتے تھے۔ برائے نام فرق تھا۔ کوئی ناخوشگوار بُو نہ تھی۔ ایک چھوٹے سے ڈبے میں تیل تھا۔ جسے ٹیکنالوجی کے ذریعہ تیز شعلہ میں تبدیل کیا گیا تھا۔ جس سے دیگیں بھی بآسانی پکائی جاسکتی ہیں یہ چولہے کوئی خاص حجم بھی نہیں رکھتے تھے۔

ہم نے ان برتنوں کو صاف کیا جنہیں اگلے روز استعمال کرنا تھا۔ اس کام سے فراغت کے بعد ہم نے نمازیں ادا کیں۔ وہ سالن جو کل استعمال کرنا تھا وہاں پہنچ گیا یہ سالن $30C^0$ پر فریز کیا گیا تھا جو اگلے روز تک الحمد للہ فریز ہی رہا۔ مورخہ 19۔ اگست کو اس گراؤنڈ میں اور بھی فلاحی تنظیموں کے کیمپ نظر آنے شروع ہوئے۔ انتظامیہ کے گیارہ بجے صبح پروگرام کا آغاز کیا۔ اس پروگرام میں ہمارے دوست نے Humanity First کا تعارف جاپانی زبان میں پیش کیا۔ اس کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تمام احباب جماعت Humanity First کے Logo والی شرٹس زیب تن کئے ہوئے تھے۔

جاپانیوں نے آغاز میں سٹال پر آنے سے جھجک کا اظہار کیا لیکن پروگرام کی انتظامیہ خود آگے بڑھی اور انہوں نے کھانا لیا اور کھایا۔ پھر لوگوں کی توجہ آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی۔ اس توجہ کو مبذول کرانے میں ہمارے دوستوں مکرم ظفر احمد ظفری صاحب اور مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب کا دلچسپ انداز بہت کارگر ثابت ہوا جس نے جاپانیوں کے ذہن میں اپنائیت کا احساس بیدار کیا جو پروگرام کے اختتام پر احترام سے پُر تعلق میں تبدیل ہوچکا تھا۔

لوگوں نے چائے کو بھی بہت پسند کیا۔ اکثریت نے پہلی دفعہ چائے پی۔ بعض لوگوں نے دو، دو، تین تین مرتبہ کھانا لیا اور کھایا۔ جاپانی حیران تھے کہ یہ کون سے ایشین ہیں جو مفت کھانا تقسیم کررہے ہیں۔

آج تو انہیں معلوم نہیں لیکن ایک روز ضرور آئے گا جب انہیں معلوم ہوگا یہ سب حضرت مسیح موعود کے دسترخوان کی برکتیں ہیں جن سے مستفید ہونے کی انہیں بھی سعادت نصیب ہوئی۔

### دلچسپ و ایمان افروز واقعات

اس پروگرام میں اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے سٹال کو مرکزی حیثیت حاصل رہی جاپانی انتظامیہ نے ہمیں قدر کی نگاہ سے دیکھا اور آئندہ ہمیں ہر موقع پر یاد رکھنے کا یقین دلایا اور کہا کہ ہم Humanity First کا تعارف جہاں تک ممکن ہو سکا پھیلائیں گے۔

ایک جاپانی دوست نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا کہ میں کبھی بھی آپ کی خدمت کو فراموش نہ کر سکوں گا۔ آپ لوگوں نے جس محبت اور خلوص سے ہمیں مفت کھانا مہیا کیا ہے یہ ناقابل فراموش یاد ہے۔

ایک دوست نے کہا کہ میں آئندہ بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ جہاں بھی جائیں مجھے بتائیں میں آپ کے ساتھ شامل ہوں گا اور خدمت میں حصہ لوں گا۔

ایک خاتون سٹال پر آئیں اور ایک کھانے کا پیالہ لیا اور واپس چلی گئیں چند لمحوں بعد دوبارہ آئیں اور کہنے لگیں کہ میری ایک درخواست ہے کہ کیا مجھے ایک اور پیالہ مل سکتا ہے؟ ہماری طرف سے کوئی ایسی پابندی نہ تھی ہم نے کہا جی ضرور لیجئے۔

ہمارے لئے یہ بات ایمان میں تقویت کا باعث تھی کہ اس قوم کے دل میں اللہ نے اس قدر اپنائیت پیدا کردی ہے کہ انہیں غیریت کا احساس ہی نہیں رہا۔

ایک جاپانی دوست سٹال کے قریب سے گزر رہے تھے ہمارے ڈیوٹی پر مامور دوست نے انہیں کھانے کا پیالہ پیش کیا ان کے ساتھ ان کی فیملی اور بچے بھی تھے انہوں نے کہا کہ بچوں کو دے دو میں مرغی کا سالن نہیں کھاتا۔ ہمارے دوست نے زبردستی انہیں پیالہ تھما دیا۔ انہوں نے خلوص سے دیئے جانے کی بناء پر پیالہ پکڑ لیا کہ دینے والے کے دل کو ٹھیس نہ پہنچے۔ چند لمحوں بعد کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سٹال پر کھڑے ہیں اور مزید کھانے کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں ان سے ازراہ تفنن پوچھا کہ آپ تو مرغی کا سالن کھاتے ہی نہیں کہنے لگے درست ہے مگر یہ بہت مزیدار ہے چنانچہ وہ دوبارہ کھانا لے کر گئے۔

لوگوں کو کھانا گھروں میں لے جانے کیلئے بھی دیا گیا کچھ لوگ بطور خاص کھانا لے کر بھی گئے تا کہ گھروں میں موجود افراد کو کھلائیں اور خود بھی کھائیں۔

پروگرام کے اختتام پر Humanity First کے تعارفی کا پمفلٹ لوگوں میں تقسیم کیا گیا جب لوگوں کو یہ پمفلٹ دیا جاتا تو اسے بہت احترام سے لیتے شاید ہی کوئی جاپانی ہو جس نے لینے سے انکار کیا ہو اگر اس کے پاس پہلے سے موجود ہوتا تو پھر بھی لے لیتا۔ ایک بوڑھی خاتون مربی سلسلہ جو پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے کے پاس آئی اور کہنے لگی کیا مجھے 10 یا 15 پمفلٹ مل سکتے ہیں انہوں نے پوچھا آپ کیا کریں گی؟ انہوں نے کہا میری دوست اور ملنے والیاں ہیں ان کو دوں گی اور آپ لوگوں کا تعارف کرواؤں گی۔ چنانچہ انہیں بخوشی پمفلٹ دیئے گئے۔

پروگرام کا اختتام وقت مقررہ پر ہوا۔ ہم نے سامان سمیٹا اور واپسی کی تیاری کی۔ واپسی کے وقت انتظامیہ اور موجود جاپانی لوگوں نے ہاتھ ہلا ہلا کر ہمیں الوداع کہا قافلہ اس پروگرام کی یادوں کے تذکرے کرتا ہوا بخیریت واپس پہنچا الحمد للہ۔ یہ سب اللہ کا فضل اور میرے پیارے آقا کی دعاؤں کا ثمر تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

## حضرت زید بن حارثہؓ

ان کی کنیت ابو اسامہ تھی اور حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے۔ جب حضرت خدیجہ کا نکاح رسول اکرمؐ سے ہوا تو انہوں نے جناب زید کو رسول اکرمؐ کی خدمت گزاری کے لئے آپ کو دے دیا۔ آپ نے انہیں آزاد کر کے متبنّٰی بنا لیا۔ جب حضرت زید کے والد اور چچا کو اس حقیقت کا علم ہوا تو رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی "اے فرزند عبدالمطلب! آپ اہل حرم ہیں اور حرم کعبہ کے متولی، آپ ہمیشہ غریبوں کے ہمدرد اور ستم رسیدہ لوگوں کے مددگار رہے ہیں۔ کیا آپ ہمارا بیٹا ہمارے حوالے کر سکتے ہیں؟" رسول اکرمؐ نے فرمایا زید کو میری طرف سے اجازت ہے۔ میرے پاس ٹھہرا رہے یا آپ کے ساتھ چلا جائے۔ جب انہوں نے حضرت زید سے دریافت کیا تو انہوں نے والد کے ساتھ جانے سے انکار کردیا۔ اس پر رسول اکرمؐ حضرت زید کو حرم میں لے گئے۔ فرمایا اے لوگو! گواہ رہنا کہ زید میرا بیٹا ہے، یہ میرا وارث ہے اور میں اس کا وارث۔ حضرت زید کے والد اور چچا نے یہ حالت دیکھی تو مطالبے سے دستبردار ہو کر چلے گئے۔

آپؓ ابتداء نبوت ہی میں حلقۂ بگوش اسلام ہوئے اور غلاموں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ آپؓ کو ہجرت مدینہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ رسول اکرمؐ نے آپ کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحشؓ سے کردیا لیکن یہ پیوند زیادہ عرصہ قائم نہ رہا اور بمطابق حکم خداوندی سرور کائناتؐ نے حضرت زینبؓ کو اپنے عقد میں لیا۔ حضرت زیدؓ تمام معرکوں میں پامردی و شجاعت کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپؓ 8ھ کو مہم موتہ (دمشق) کے سپہ سالار ہو کر گئے اور اسی جنگ میں شہادت کا درجہ پایا۔ آپؓ کے دو لڑکے اسامہ بن زید اور زید بن زید اور ایک لڑکی رقیہ تھی۔ زید بن زید اور رقیہ بچپن ہی میں وفات پا گئے۔

مکرمہ ر۔کوثر صاحبہ

# محترم میاں عبدالحی صاحب مربی انڈونیشیا سنگاپور ملائشیا

آپ 28 فروری 1920ء کو پیدا ہوئے۔ یکم مئی 1938ء کو تحریک جدید کے ساتھ بطور واقف زندگی کارکن منسلک ہوئے۔ بیرون پاکستان میں پہلی بار 1946ء میں سنگاپور تقرری ہوئی۔ وہاں پر چار سال رہنے کے بعد انڈونیشیا گئے۔ وہاں لمبا عرصہ خدمت دین کی۔ پھر دوبارہ 1980ء سے 1987ء تک انڈونیشیا رہے اور وہاں سے واپسی پر زندگی کے آخری سانس تک ربوہ میں خدمات بجالاتے رہے۔ 19 جنوری 1994ء کو وفات پائی اور ربوہ میں بہشتی مقبرہ حلقہ خاص میں تدفین ہوئی۔

## ابتدائی حالات

ان کی والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ نے ان کی پیدائش سے پہلے ہی ان کو وقف کر دیا تھا۔ ان کی پیدائش سے پہلے ان کے تین بھائی چھوٹی عمر میں فوت ہو چکے تھے۔ جب میاں عبدالحی صاحب پیدا ہوئے تو ان کی خالہ مسعودہ بیگم صاحبہ ان کو لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس گئیں۔ حضور نے دعا کی اور ان کا نام عبدالحی رکھا۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے پرائمری تک لاہور سے حاصل کی۔ پھر قادیان آ گئے۔ جب میٹرک میں تھے تو ان کے والد صاحب وفات پا گئے۔ ان کی وفات کے تین ماہ بعد انہوں نے میٹرک کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کیا۔ گھر میں اپنے سب بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ آمد کا کوئی ذریعہ نہیں تھا اور نہ ہی کوئی جائیداد تھی۔

میٹرک پاس کرنے کے بعد ان کی والدہ صاحبہ نے وقف کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ کیونکہ ان کی پیدائش سے پہلے ہی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو وقف کریں گی۔ میاں عبدالحی صاحب جب حضور کو ملنے گئے۔ تو حضور نے فرمایا کہ آپ اپنی امی سے کہیں کہ وہ دعا کریں۔ بار بار حضور کو ملنے جاتے تو حضور یہی فرماتے کہ امی کو کہو کہ دعا کریں۔ ان کی امی نے دعا کی تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود نے دس بارہ پودے لگائے ہیں۔ ان میں سے میرا بھی ایک پودا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو اتار دو۔ میں کہتی ہوں کہ میرا خدا سے وعدہ ہے۔ میں نے اس پودے کو نہیں اتارنا پھر میاں عبدالحی صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اپنی امی کی خواب بیان کی۔ حضور نے فرمایا سب سے بڑا بیٹا ہے آپ کی امی کیا کریں گی۔ میری والدہ صاحبہ نے کہا بے شک مجھے جتنی بھی مشکلیں پیش آئیں میں بھوکی مر جاؤں گی میں اپنے وعدے سے نہیں ٹلوں گی۔

انہوں نے 1956ء میں منشی فاضل اور ایف اے کا امتحان دیا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے محترم میاں عبدالحی صاحب سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ نے 25 سال تک خدمات انجام دیں اگرچہ مجموعی طور پر آپ کی دینی خدمات کا سلسلہ 55 سال تک محیط ہے۔ حضور نے فرمایا۔ آپ کا مزاج نہایت میٹھا تھا۔ طبیعت میں بہت نرمی اور شفقت تھی۔ دوستوں کے ساتھ اچھی باتیں کرنے والے شخص تھے۔ نہایت پاکیزہ مزاج پایا تھا۔ آپ نے لمبا عرصہ مسلسل خدمات کیں اور کینسر کی حالت میں خدمت دین اسی طرح انجام دیتے رہے۔ کہ جیسے یہ آپ کی زندگی کا عزیز ترین مشغلہ ہو۔ بیماری میں جو خطوط آپ نے لکھے۔ ان میں بھی انہیں جذبات کا اظہار تھا۔

## اہم خدمات

میاں عبدالحی صاحب نے انڈونیشین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتابوں کا بھی انڈونیشین زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کے علاوہ بھی آخر تک سلسلہ کی کتب کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق پاتے رہے۔ شادی کے بعد 1956ء میں تاسیک ملایا پھر جوگجا کرتا میں تقرری ہوئی۔ جہاں پر آٹھ سال کا عرصہ رہے۔ پھر باندونگ میں 1965ء سے 1970ء تک رہے۔ آپ دعوت الی اللہ کی غرض سے اکثر جلسے کرتے رہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہزاروں لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

ایک بار تو وسطی جاوا کے ایک گاؤں کر چل کے تمام لوگوں نے ایسے ہی ایک جلسہ سالانہ کے بعد ایک رات میں بیعت کی اور جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

جزیرہ بالی میں بھی کافی عرصہ رہے وہاں جماعت کے ساتھ بحث مباحثے بھی کافی ہوئے۔ ایک بار مباحثہ میں دوسری پارٹی کو شکست ہو رہی تھی۔ اس پارٹی میں سے ایک فوجی غصہ میں آ کر بندوق تان کر کھڑا ہو گیا۔ کہ اس شخص کو ہم ختم کر دیں گے۔ اس وقت ہماری جماعت کی عورتوں نے جرأت کی اور میاں صاحب کے آگے کھڑی ہو گئیں اور کہا کہ ہم کو پہلے ختم کرو پھر ان کو کچھ کہنا۔ یہ میرے سامنے کا واقعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ محترم مولانا عبدالحی صاحب کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

☆☆☆

# صد مبارک صدی

آخریں پر رہے اے خدا یہ کرم
ہم کو سوئے ہدیٰ ہم کو سوئے حرم
لے کے چلتی رہے قدرت ثانیہ
قدرت ثانیہ ' قدرت ثانیہ

نور و محمود کے جسد پُر نور میں
ناصر و طاہر و ماہ مسرور میں
یونہی ڈھلتی رہے، قدرت ثانیہ
قدرت ثانیہ ، قدرت ثانیہ

ہے رواں کارواں' پر کڑا ہے سفر
اے خدا! تھام کر یہ لوائے ظفر
یونہی بڑھتی رہے قدرت ثانیہ
قدرت ثانیہ، قدرت ثانیہ

ہم چلے آئے ہیں' سن کے حق کی نداء
اب ہمیں باوفا' باصفا' باخدا
یونہی کرتی رہے قدرت ثانیہ
قدرت ثانیہ' قدرت ثانیہ

تھا صدی کا سفر بھی دعا کا اثر
اے خدائے مسیح الزماں اور کر
یونہی پھلتی رہے قدرت ثانیہ
قدرت ثانیہ' قدرت ثانیہ

صد مبارک صدی' اے گروہ صفا
نہ ہو خوف عدو' نہ خدا ہو خفا
شاد کرتی رہے قدرت ثانیہ
قدرت ثانیہ' قدرت ثانیہ

**حافظ عطاء کریم شاد**

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## شکریہ احباب

✿ مکرم اسداللہ غالب صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ریسرچ سیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم عنایت اللہ خالد صاحب کی وفات کے موقع پر ربوہ بھر سے لوگوں نے گھر پہنچ کر، اسی طرح بیرون از ربوہ اور بیرون از پاکستان احباب نے فون کے ذریعے جس محبت اور عقیدت سے تعزیت کا اظہار کیا، اس پر خاکسار اور خاکسار کے تمام گھر والے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے والد محترم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی نیکیاں ہم میں جاری فرمائے۔ ہمیں ان کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## تقریب آمین

✿ مکرم رانا محمد خان صاحب صدر محلہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے رانا فرحان احمد ابن مکرم رانا عثمان احمد صاحب برسبن آسٹریلیا نے پانچ سال آٹھ ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچہ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب آف جرمنی کا پوتا ہے۔ عزیزم نے قرآن کریم اپنی والدہ محترمہ امتہ الرقیب صاحبہ سے پڑھا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو قرآن سے مزید محبت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## ملازمت کے مواقع

✿ جن احمدی نوجوانوں نے حال ہی میں IT/Electronics Engineering مکمل کی ہے اور ملازمت کے خواہشمند ہیں وہ درج ذیل E-Mail ایڈریس پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

nihil@pk.ibm.com

(نظارت صنعت وتجارت)

## گمشدہ شناختی کارڈ

✿ میرا شناختی کارڈ 14 جولائی 2008ء کو دارالنصر سے کالج روڈ اقصیٰ چوک آتے ہوئے گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

آصف احمد

لیپرڈ کوریئر سروس گول بازار نزد UBL ربوہ

فون نمبر 047-6213110

## ولادت

✿ مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 23 جون 2008ء کو شکاگو امریکہ میں مکرم ڈاکٹر خرم ثناء اللہ صاحب و محترمہ ڈاکٹر صائمہ بشریٰ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام نشوان ثناء اللہ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم ہومیو ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب سابق زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ عزیز آباد کراچی حال کینیڈا کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر محمد ثناء اللہ انصاری صاحب کراچی کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح بنائے اور درازی عمر سے نوازے نیز دین کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## فری طبی معائنہ

کیم جنوری تا 30 جون 2008ء واقفین نو ربوہ

✿ النصرت چلڈرن کلینک ریلوے روڈ ربوہ پر مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب نے بچوں کا طبی معائنہ کیا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

دارالرحمت وسطی ربوہ 85 بچے/بچیاں

مختلف محلہ جات 922 بچے/بچیاں

النصرت چلڈرن کلینک پر 194 بچے/بچیاں

اس طرح کل 1201 واقفین نو بچوں اور بچیوں کا طبی معائنہ ہوا۔

(وکیل وقف نو)

## معلومات درکار ہیں

✿ جماعت احمدیہ ضلع لیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلعی سطح پر جماعت احمدیہ کی تاریخ اور قبول احمدیت کے واقعات مرتب کر رہی ہے اس سلسلہ میں جن احباب کا کسی نہ کسی طرح ضلع لیہ سے تعلق رہا ہو ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے جملہ کوائف اور واقعات درج ذیل ایڈریس پر بھجوا کر ممنون فرمائیں تا کہ وہ تاریخ احمدیت کا حصہ بن سکیں۔

C/O وائٹ کلاتھ ہاؤس باٹش مارکیٹ صدر بازار لیہ شہر

فون فیکس نمبر: 0606-412272

موبائل نمبر: 0346-7047468

(نصیر احمد بدر مربی ضلع لیہ)

## ''محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار''

✿ سیدنا حضرت مصلح موعود کا یہ ولولہ انگیز کلام ہمیں تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتا ہے جو ممالک بیرون میں اشاعت حق میں مصروف ہے اور مخلصین جماعت کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اس عظیم الشان کارخیر کے لئے اپنی مالی قربانیوں کا جائزہ لیں اور انہیں جلد از جلد معیاری صورت میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

یاد رہے کہ سال نو کے اعلان پر نو ماہ گزر گئے ہیں اس مہم کو کامیاب و بامراد بنانے کے لئے بقیہ عرصہ میں ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## بورے والا میں جلسہ یوم خلافت

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے بابرکت موقع پر جماعت احمدیہ بورے والا کو 25 مئی 2008ء شام ساڑھے پانچ بجے بیت الحمد میں جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ بیت الحمد کے صحن اور ہال میں خلافت کی مناسبت سے مختلف تحریرات پر مشتمل بینرز لگائے گئے اور رنگین لڑیوں سے بیت الحمد کو سجایا گیا۔ حاضری 65 افراد تھی۔

تلاوت کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سندھو نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم محمد احسن صاحب سندھو نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔

ازاں بعد مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب بھٹہ نے خلافت کی حقیقت اور اس کے ذریعہ حاصل ہونے والی ترقیات کے موضوع پر خطاب کیا۔

آخر پر مکرم محمد اقبال صاحب عابد مربی ضلع نے عظمت خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔

دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا، جملہ شرکاء اجلاس میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

### 27 مئی کے پروگرام

27 مئی بروز منگل 15-3 بجے نماز تہجد باجماعت سے دن کا آغاز کیا گیا۔ 30 احباب جماعت نے یہ سعادت حاصل کی۔ نماز فجر کے بعد مکرم امیر صاحب نے دوستوں کو مبارکباد دینے کے بعد خلافت کے موضوع پر درس دیا۔ اجتماعی دعا کے بعد بکرے کی قربانی دی گئی جس میں نصف صدقات کے لئے وقف کیا گیا۔ احباب جماعت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ذوق وشوق سے سنا۔

☆☆☆

## فرانسیسی مصور ایڈگر ڈیگاس

ایڈگر ڈیگاس 19 جولائی 1834ء کو پیرس میں پیدا ہوا۔ انیسویں صدی کے وہ مشہور فرانسیسی مصور جنہوں نے Impressionist movement کی بنیاد رکھی۔ ان میں ڈیگاس کا نام بھی شامل ہے۔ اس کے دیگر اہم معاصرین میں Manet اور Fantin Latour کا شمار ہوتا ہے۔

ابتداء میں وہ مشہور مصور Ingres کے اسلوب سے بہت متاثر تھا۔ جو اس کا استاد بھی تھا۔ شروع شروع میں اس نے کلاسیکی انداز کے مصوروں کا بھی گہرا اثر قبول کیا۔ اور اٹلی میں Old Masters کی متعدد پینٹنگز کی نقلیں بنائیں۔ پیرس واپسی کے بعد اس نے پورٹریٹ مصوری کا آغاز کیا جس سے اس کی کلاسیکل تربیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

1862ء میں اس نے ریس کورس اور گھوڑوں کو اپنی تصویر کا موضوع بنایا اس کے اسٹائل نے اس کے عہد کے دیگر مصوروں کو بھی متاثر کیا۔

1865ء میں اس کی ملاقات مصوروں کے اس گروہ سے ہوئی جس کا سرخیل ایڈورڈ مینٹ (Edward Manet) تھا۔ اس گروہ سے ملاقات کے بعد ڈیگاس کے اسلوب میں ایک مرتبہ پھر تبدیلی آئی اور اب اس نے تھیٹر اور اس سے متعلقہ موضوعات کا انتخاب کیا۔ 1873ء میں اس نے اپنے اس نئے اسلوب کی تصاویر بنائیں۔

ایڈگر ڈیگاس کو امریکہ جانے کا موقع بھی ملا۔ جہاں اس نے نیگروز کی بھی بہت اچھی تصویریں بنائیں۔

ایڈگر ڈیگاس ایک اچھا مجسمہ ساز بھی تھا مگر اس کے مجسموں میں بھی اس کے خاص موضوع Balle dancers کی عکاسی بھرپور طریقہ سے ملتی ہے۔

1917ء اس مشہور مصور کا سن وفات ہے۔

## پتہ درکار ہے

✿ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ زوجہ رانا خلیل احمد صاحب ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ وصیت نمبر 65403 نے مورخہ 6 مئی 2007ء کو وصیت کی۔ بوقت وصیت مکرمہ نسیم اختر صاحبہ کا ایڈریس 19/10 دارالنصر غربی اقبال ربوہ تھا۔ لیکن اس کے بعد مکرمہ نسیم اختر صاحبہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔ نہ ہی ان کے ایڈریس کے بارے میں کوئی علم ہے۔ اگر ان کے کوئی عزیز رشتہ دار کو ان کے بارے میں علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو فوراً دفتر سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

# خبریں

## ہنگو میں فورسز کا جنگجوؤں کے ٹھکانوں پر قبضہ

ہنگو کے علاقے زرگری اور شناوڑی میں سیکیورٹی فورسز کی شدت پسندوں کے خلاف کارروائی جاری ہے اور شدت پسندوں کے متعدد ٹھکانوں پر فورسز نے کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔طالبان نے دھمکی دی ہے کہ اگر آپریشن بند نہ کیا گیا تو وہ یرغمال سرکاری فوجی اہلکاروں کو قتل کردیں گے۔جبکہ کرم ایجنسی کے سرحدی علاقے پیواڑ میں چار ماہ سے جاری جھڑپیں جرگے کی کوشش سے عارضی طور پر بند ہوگئی ہیں اور قبائل نے پانچ روز کے لئے عارضی جنگ بندی کا بھی اعلان کیا ہے جبکہ خیبر ایجنسی اور مہمند ایجنسی کے متحارب گروپوں میں جاری لڑائی میں 4افراد ہلاک ہوگئے اور 21 کو یرغمال بنالیا گیا۔

## سٹاک مارکیٹ کریش، سرمایہ کاروں کا زبردست احتجاج

ملک کی تینوں مارکیٹوں میں جاری شدید مندی پر سرمایہ کاروں کی توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کے بعد مارکیٹ بدستور منفی زون پر بند ہوئی۔کراچی میں سینکڑوں سرمایہ کاروں نے ٹریڈنگ ہال کے باہر جمع ہوکر زبردست احتجاج کیا اور مارکیٹ دو روز کے لئے بند کرنے کا مطالبہ کیا۔سرمایہ کاروں نے حکومت سے کاروبار کو سہارا دینے اور مارکیٹ سپورٹ فنڈ کو جلد سے جلد لانے کا مطالبہ کیا۔کراچی سٹاک ایکسچینج میں چھوٹے سرمایہ کاروں نے ہنگامہ آرائی کی اور ٹریڈنگ ہال میں داخل ہوکر شیشے اور کھڑکیاں توڑ دیں جس میں 2افراد زخمی ہوگئے۔

## ڈسکہ میں بس اور ویگن کے تصادم میں 14 افراد جاں بحق 6 زخمی

تھانہ موترہ کے قریب جی ٹی روڈ پر بس اور ویگن کے تصادم میں 14 افراد ہلاک اور 6 زخمی ہوگئے حادثہ میں ایک خاتون سمیت 9 افراد موقع پر دم توڑ گئے۔حادثہ اس قدر خوفناک تھا کہ سڑک پر دور دور تک انسانی اعضاء بکھرے ہوئے تھے۔تین لاشوں کی ابھی تک شناخت نہیں ہوسکی جبکہ دو زخمیوں کو تشویشناک حالت میں لاہور ریفر کردیا گیا جبکہ ایک خاتون سمیت تین زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد کے بعد فارغ کردیا گیا۔

## میانمر میں دس ہزار حاملہ خواتین ابتدائی طبی امداد سے محرومی کا شکار ہیں

میانمر میں تقریباً10 ہزار حاملہ خواتین کو فوری ابتدائی طبی امداد کی ضرورت ہے اگر انہیں طبی امداد فراہم نہ کی گئی تو اس سے ماں اور اس کے بچے کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔اقوام متحدہ کے عوامی فنڈ کے ترجمان ولیم اے ریاں نے کہا ہے کہ اگر ان خواتین کو ابتدائی طبی امداد فراہم نہ کی گئی تو ایک اور طوفان کی صورت اختیار کر جائے گا۔انہوں نے کہا کہ ان خواتین کو ڈیلیوری کیس کے لئے غیر تربیت یافتہ عملہ مہیا ہے جس سے ماں اور بچے کو نقصان پہنچنے کے امکانات زیادہ ہیں۔

(روزنامہ دن 13 جون 2008ء)

☆☆☆

### ربوہ میں طلوع وغروب

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:37 |
| طلوع آفتاب | 6:13 |
| زوال آفتاب | 1:15 |
| غروب آفتاب | 8:16 |

## ریٹھا

**(Soap Nut)**

ریٹھا پنجاب کا ایک مقبول پودا ہے جس کا پھل کپڑے دھونے کے کام آتا ہے۔اسے پانی میں ڈالنے سے صابن کی طرح جھاگ پیدا ہوتا ہے جو کپڑوں کو منٹوں میں صاف کردیتا ہے۔عموماً گرم کپڑے ریٹھوں سے دھوئے جاتے ہیں۔ریٹھے سے گرم کپڑا دھونے سے وہ سکڑتا نہیں۔اس افادیت کے علاوہ ریٹھا ایک سایہ دار درخت ہے۔یہ پودا اپنے گہرے سفید پتوں کے باعث مقبول ہے۔موسم بہار میں ریٹھے کے پودے کو سرخ رنگ کے خوبصورت پھول لگتے ہیں۔ریٹھا کئی سال تک پھولوں کی بہار دیتا ہے۔اس سے بیک وقت تین فوائد حاصل کئے جاتے ہیں۔پہلا فائدہ یہ ہے کہ ریٹھا ایک سایہ دار درخت ہے۔دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ریٹھے کے پھل سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں۔اس کی تیسری افادیت یہ ہے کہ یہ ایک آرائشی پودا ہے۔

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR
Ph:047-6212434

PC Globe International
Deals' in new and use Computers, Monitors, Printers, UPS and Accessories
w... House: 4 College Block Allama Iqbal Town Lahore pakistan
042-7831106 Eamil:bajwa@onetel.com

Shezan International

FD-10